B A Part - III
Paper - VI

سوال نمبر ۱ علم العروض اور علم العروض کے مطالعہ کے فائدے ؟

جواب: ادب کا ہر طالب علم یہ جانتا ہے کہ ہر ادب میں نثری (Prose) اور شعری (Poetry) سرمایہ ہوتا ہے اور ان ذخیروں کو صحت مند اور مفید بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کی اصلاح اور ارتقا کے لئے کچھ ضابطے اور اصول بنائیں۔ چنانچہ علم العروض کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے شعری سرمایہ کا جائزہ لیکر یہ جانچ سکیں کہ وہ کہاں تک درست اور موزوں ہے اور اس کی جانچ کا کام جو علم کرتا ہے اسے علم العروض کہتے ہیں:

یہ بات سمجھ لینی ضروری ہے کہ علم العروض اشعار کے خارجی پہلو پر نظر رکھتا ہے۔ یعنی صحت لفظی اور بحور و قوافی کے اعتبار سے اس کی موزونی کی جانچ کرتا ہے۔ اس کے معنوی اور داخلی پہلو کا جائزہ علم العروض میں نہیں لیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے علم البلاغت، فن، تنقید وغیرہ موجود ہیں۔ شعر کی اثر پذیری اور جاذبیت کے سبب اس کی مقبولیت عام ہے۔ لیکن ہر شخص کلام موزوں مرتب نہیں کر سکتا ہے موزوں شعر کہنے کے لئے طبیعت کی موزونی کے ساتھ ساتھ وزن و قواعد بحور و قوافی کا علم بھی ضروری ہے، ورنہ ہمارے اشعار اگر معنی خیز تو ہوں گے لیکن ناموزوں ہو جایا کریں گے اور نتیجتاً کم اثر۔

علم العروض کا مطالعہ ہمیں کلام موزوں کہنے کی صلاحیت بخشتا ہے اور صحیح موزوں اور ناموزوں اور غلط شعر میں تمیز کی صلاحیت بھی عطا کرتا ہے۔

علم العروض ہر زبان میں موجود ہے۔ کہیں اسے پنگل یا پروسوڈی، کہیں چھند ودیا اور کہیں علم شعر و فن قافیہ اور کہیں علم العروض کہتے ہیں۔ اردو میں علم العروض عربی سے آیا ہے۔ اس علم کا نام بھی مختلف وجوہ سے عربی ہی پڑا۔ اردو میں بحروں کے ارکان بھی اسی لئے عربی اور یکن (Origin) کے ہیں۔ مثلاً فعولن، مفاعیلن، متفاعلن، مفاعلاتن وغیرہ۔

سوال نمبر ۲ تقطیع کیا ہے؟ اس کے اصول کیا ہیں:

جواب: ~~تقطیع~~ تقطیع کا لفظ قطع سے نکلا ہے۔ اس کے معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنے یا جزو جزو الگ کرنے یا تجزیہ کرنے کے ہوتے ہیں۔

علم العروض کی اصطلاح میں تقطیع کے معنی کسی شعر کو اس کی موزونی اور ناموزونی کی جانچ کے لئے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے ارکان بحر کو تولنے یا ناپنے کے عمل کو کہتے ہیں۔

B.A Part III
Paper — VI

آپ اور ہم جانتے ہیں کہ ہر شعر کسی نہ کسی بحر میں کہا جاتا ہے۔ اور ہر بحر کے ارکان مخصوص اور مقرر ہوتے ہیں۔ شعر میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں ان کا زیر وبم (آواز کا اتار چڑھاؤ) اور ان کا وزن انہیں ارکان کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ فن تقطیع شعر میں استعمال شدہ الفاظ کے ٹکڑے کرکے ہی جانچتا ہے کہ اس میں کوئی رکن یا اس کا جزو کم یا زیادہ تو نہیں ہے۔

(1) (۱) تقطیع دراصل ملفوظی (صوت = آواز، آواز پر مخصوص ہونا) عمل ہے۔ اس میں حرف یا حروف کے مجموعے یا الفاظ کے مجموعوں سے پیدا ہونے والی آوازوں پر زور رکھا ہوتا ہے۔

(۲) (۲) دوسرا اصول یہ ہے کہ جو حرف یا حروف تلفظ میں نہیں آتے، تحریر شدہ ہونے کے باوجود تقطیع میں ان کا شمار نہیں کیا جاتا ہے۔ مثلاً نون غنہ، جیسے مہمان، کہاں وغیرہ میں ہے۔

(۳) (۳) جو حرف مشدد (جس پر تشدید ہو) ہوتا ہے وہ دو دفعہ پڑھا جاتا ہے اس لئے تقطیع میں بھی ایسے حرف کو دو شمار کرتے ہیں۔

مثلاً محبت / مسرت / تبسم / ترنم

فعولن فعولن فعولن فعولن

بدو رے / کھنائیوں / خوشی ہیا / خوشی ہے

فعولن فعولن فعولن فعولن

اساتذہ شعر بحر متقارب مثمن سالم میں ہے۔

(۴) (۴) اس طرح اکثر متحرک (جس پر زبر، زیر یا پیش ہو) ایک حرف اپنی طویل آواز کے سبب دو حرف کا کام (function) کرتا ہے۔ اس حرف کو بھی دو حروف کا وزن دیتے ہیں۔

(۵) کبھی کبھی حرف پر پیش دے کر "و" کی آواز کم کر لیتے ہیں۔ مثلاً خاموشی یا خامشی

(۶) بعض اوقات کوئی حرف واضح طور پر تلفظ میں نہیں آتا ہے۔ ایسی حالت میں اس حرف کو ساکن یا مخفی (Silent) مانتے ہیں اور اس کا شمار نہیں ہوتا ہے۔

بہر حال تقطیع عملی ہوتی ہے۔ جس قدر غور سے آواز کے اتار چڑھاؤ کو سمجھیں گے اسی قدر اچھے طور پر ارکان کا تعین اور بحر کا اندازہ کر سکتے ہیں۔